من بکیٰ علی الحسین وجبت لہ الجنۃ

مرثیہ

ماتم حسین ع

مصنفہ

…ہ جایان سر کشن پرشاد مہاراجہ بہادر یمین السلطنۃ جی۔سی۔آئی۔ای

پیشکار و سابق مدار المہام دولتِ آصفیہ المتخلص بہ شاد

تلمیذ حضرت آصف غفران مکان علیہ الرحمۃ

باہتمام سید ناظر الحسن ہوش بلگرامی ایڈیٹر ذخیرہ

مطبوعہ

ذخیرہ پریس حیدرآباد دکن

۱۳۳۶ھ

(گوہر قسم)

فہرست کتب تصنیف عالیجناب مہاراجہ سر بہادر یمین السلطنت دام اقبالہ

نمبر	نام کتاب	قیمت	کیفیت	نمبر	نام کتاب	قیمت	کیفیت
۱	بزم خیال ہر سہ جلد	سے/	موجود	۱۹	شگوفہ بہار	۲/	موجود
۲	نذر سلطان	۵/	//	۲۰	موتیوں کی لڑی	۲/	//
۳	رباعیات شاد	عـہ	//	۲۱	دین حسین مجلد	۴/	//
۴	روضہ شریف	۲/	//	۲۲	ماتم حسین مرثیہ	۴/	//
۵	اسپیچ محبوب گنج	۱/	//	۲۳	ایمان شاد فارسی	۴/	//
۶	ہدیہ شاد دیوان نعتیہ	عہ/۸	//	۲۴	دیوان شاد اردو		زیر طبع
۷	جذبات شاد	۶/	//	۲۵	سفرنامہ اجمیر شریف		
۸	نغمہ شاد	عہ/۸	//	۲۶	سفرنامہ بمبئی		
۹	گلبن تاریخ	۲/	//	۲۷	مکاتبات شاد		
۱۰	دسہرا	۴/	//	۲۸	خلع جگت		دوسرا ایڈیشن بغرض
۱۱	سفر دو ہفتہ	۰۲/	//	۲۹	چنچل نار		انطباع عنقریب پریس میں جائیں گے
۱۲	نسیم سحر	۰۲/	//	۳۰	آزادی		بعض کتب پریس کے
۱۳	صبح امید	۲/	//	۳۱	مطلع خورشید		حوالہ ہوں گی
۱۴	نذر شاد	۲/	//	۳۲	قدوم سلطانی		
۱۵	ارمغان وزارت	۱۴/	//	۳۳	ارمغان زیبا		
۱۶	فریاد شاد	۱۲/	//	۳۴	سیر پنجاب		
۱۷	مجموعہ مناجات	۲/	//	۳۵	مخزن القوافی		
۱۸	آنکھ والا آنکھ والے	۳/	//	۳۶	ترانۂ شاد		
	کی تلاش میں		//	۳۷	پریم بھجن		

کتب جو قابلِ فروخت موجود ہیں "منیجر ذخیرہ پریس حیدرآباد دکن" سے طلب فرمایئے یا پیشگی قیمت وصول ہونے پر حاضر ہو سکیں گی

(منیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من بکی علی الحسین وجبت لہ الجنۃ

مرثیہ مصنفہ شاد

موسوم بہ

ماتم حسین ع

۱

ہائے مسلم کو کیا قتل مسلمانوں نے
ہائے کیا ظلم کیا جاکے بنی نادانوں نے
گھر کو برباد کیا گھر کے نگہبانوں نے
قافلہ لوٹ لیا ملک حجازی خوانوں نے
کمر اب ٹوٹ گئی شاہ کی طاقت نہ رہی
جب سر اول نہ رہا فوج کی شوکت نہ رہی

۲

ہائے ہے مجلس میں لخت دل شیر خدا
ہائے پردیس میں کیا حال مسافر کا ہوا
تن ہوا سر سے تو سر تن سے ہوا حیف جدا
نے دم مرگ یہ اپنوں کو یہی ارشاد کیا
کہنا بھائی سے کہ وہ کوفہ میں شہ نہ آئیں
ساتھ سیدانیوں کو لیکے ادھر شاہ نہ آئیں

۴

یہ وصیت ہے مری تم سے کہ رو رو کے ملکہ
بات سو قرض ہیں سب پیش نظر نبی کے حرم
دفن کرنا مری لاش کو جہاں آل عبا ہو
دیکھنا کہ ادھر ادھر نہ ہو شاہ عالم

۵

نکلے یہ بات جو عدو سے الفت نبی بالوب
کھلے گی سوئے فلک بیٹی کی صدا افسوس
قصہ کا بیان کہ ترا تم اسکو
اب وہ جیتے ہیں نہ دریا ثبوت مطلوب

ہیں دغاباز فسوں ساز یہ سارے کوفی
میں ہوں صابر نہیں منظور شکایت مجھکو
قتل کرنے پہ ہیں آمادہ تمہارے کوفی
شکوہ کرنیکی خدا سے نہیں عادت مجھکو

۶

یہ سعد بکار کہ نہ دو بات سے کوکل
وہ جو بیکار ہوں وصیت اسے کر یا ہوں قبول
خواہش کا بھی ہے ممکن کہ حصول
تمہیں بیچو وصیت وہ ہیں اسیر کو قبول

۷

شمر کو لکھا تھا یہ کہ نہ یہاں آئیں حضور
سب کوفہ ہیں موافق نہیں ہے کچھ قصور
ہاتھ پہ بیعت بھی کر لیں یہ ضرور
پہنچا ہے یہ مسلم سے یہاں اور مشہور

قتل ہو جائینگے شہ اور سب اولاد انکی
کون واقف نہیں سرکار ہیں فرزند رسول
بخدا کوئی سنے گا نہیں فریاد انکی
تو رعین اسد اللہ جگر بند رسول

کون اب جا کے خبر دے کہ ہوا قتل غلام
آخری کون مرا شاہ کو پہنچائے سلام
کون جا کر کہے مسلم کا ہوا کیا انجام
کون پہنچائے انہیں میری طرف سے پیغام
میں تو مرتا ہوں خدا تم کو سلامت رکھے
تا قیامت تمہیں باحشمت و نصرت رکھے

رخصت اے صبر کہ اب ضبط کی اب تاب نہیں
ہے تپش غم سے جگر و دل میں تب و تاب نہیں
دیدۂ اشک فشاں چشمۂ خوناب نہیں
واقعہ ہے کوئی افسانہ نہیں خواب نہیں
مجمع آلِ محمدؐ کی پریشانی ہے
کیسی تاراجی و بربادی و ویرانی ہے

کیا خبر شاہ کو ہو سر مرا زیر خنجر
اور آلودہ بخوں ہو گیا سارا پیکر
کیا عجب سے
ہے وہ پیکر کہ ادا حق میں ہے جن نے
زخم تازہ ادا اسد اللہ کے ہیں تن پر
ہو گیا گرچہ تصدق یہ وفادار غلام
مرتے دم بھی تمہیں بھولا نہیں تمہارا غلام

سر نے قتل آ کے ہو خوش و لیکن ہوا ابن زیاد
رحم آیا نہ تمہیں وہ مسلماں جلاد
ہو گیا آپ کے کوٹھے سے کہ بے فریاد
لاش کو پھینکا کہ ناشاد
تا کہ مخلوق
کیا ستم شیر خدا کے یہ گھر لٹنے پر ہے
صبر کی جا ہے یہ مصلحت داور ہے

۱۱

فقط حضرت مسلم کا ہوا کام تمام
وہ بھی کملا گئے یا خدا کے دو غنچۂ گلفام
ایک صنیعہ سے کھلائے تھے وہ دونوں تمام
ہوگئے چھپ کے وہ جیسے تہ صمصام

۱۲

اے مسلم کے گلشن کا تشنہ دو گل تر
فلک حسن کے تھے دو مہ و مہر انور
تھی بیاد ان کی رخ پر ثبت دو مہ پیکر
بہشت تھے جو ہی بہار تھے دو

ہوگئی ظلم کی تلوار سے بے سر دونوں
رہ گئے خاک میں اور خوں میں تڑپ کر دونوں

داغ مادر کے کلیجے میں پڑے دو نکلے
ہنسلیاں سامنے تھیں اور کڑے دو نکلے

۱۳

تشنہ لب تھا جو بہت عمر سے دریائے فرات
بیکسی پیاس بلا ان کو تھی گر آب حیات
ہو گئی غرق یہ دو گوہر غلطاں تہ بحر
[illegible] انجم [illegible] حفظ ذات

۱۴

اب ہیں صاحب اولاد تھی غم پسر کیا ہے
سر ہیں کنیز کی ستمگر کیا ہے
اپنی [illegible] سر کو [illegible] کیا ہے
ظالم یہ کیونکر خالق کی قسم کیا ہے

ابھی کچھ سن نہ تھا ان بچوں کے معصوم تھے وہ
باپ مارے گئے پردیس میں مغموم تھے وہ

جان اس درد سے افسردہ ہوئی جاتی ہے
دل دھڑکتا ہے تو ماتم کی صدا آتی ہے

۵

ہاں تو یہ حال تھا واں سبط نبی تھی مضطر
وہ مسلم تو پہنچے ہی تھے کوفہ میں جا کر
ہیں مسلم آجکل کہاں اور کہاں کوفہ ہے
یہ پریشاں ہیں مگر جنت سے ہو آباد

۶

تھا مدینے میں تو بیعت پہ بپا تھا اصرار
آئے شہر میں تو یہ عجیب کیا اور کلام
اب مدینے کی بیکسی تمہاری یہ غلام
انقلاب آئے شہر دیں پہنچی خادم اسلام

میں بھی کوفہ کی طرف ہوں جو رواں بہتر ہے
درو دیوار پہ حسرت کی نظر کرتے ہیں

موت آئی ہے تو مرنا ہی وہاں بہتر ہے
رخصت ای اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں

۷

ہائے بیکس عالم غربت میں نہ یار نہ ابرار
بیکسی میں کسی کا نہ رہا پاس قرار
پہنچے تھے تو حضرت پہ پہنچا انتظار
آئے ہیں جا بجا ابرار ہیں مسلم

۸

ایک انوار نظر ہوتا ہے گھر سے باہر
وہ وطن چھوٹ گیا اب غربت میں کیا ہے
اب یہ سنسان ہے سب اللہ
نظر آتا ہے یہاں اب یہ سرکی
وصل کی رات کٹی جو سر آئی ہے

امن ملتا جو مدینے میں یہاں کیوں آتے
اب فقط میں ہوں خدا کا ہے سہارا مجھکو

مضطرب ہو گئے دھر شاہ زماں کیوں آتی
ہائے اب ہو گا نہ دیدار تمہارا مجھکو

۱۹

جانے کب اب وقت ہے یہ خادم نہیں ہونے والا
وقت غربت میں بری دور ہے جانے والا
سر جھکائے ہوئے ہے کوئی سر اٹھانے والا
سون ہو کے کہ مرا دانا اٹھانے والا

۲۱

میری بیچارگی اب جلسہ ہے بھی کیا آیا
اب محبوب ہیں جاں ان کی پیاری دنیا میں فدا
رخصت اب ایسے ہو کے ابیحسین کو زمانا
آ سنی مرتضیٰ کی یہ آواز خدا کو سوب

اپنے کاندھی پہ مجھ تم نے چڑھایا نانا | دشمن جاں ہوئی ہر ساری خدائی یارب
اب ستمگر مری سینے پہ چڑھے گا نانا | تجھسی فریاد ہی تیری ہے دہائی یارب

۲۰

اب یہ غربت میں سا تھے نہ شہزادیاں ہونگی
والدہ ہوگی نہ بابا نہ مرداں ہونگے
جشن میں علی اکبر سا بیٹا لال ہونگے
سیکس میں ہونگا مرے فلک سے سالال ہونگے

۲۲

مجھکو بیٹو بکو لیکے چلے شاہ پیارا
اور یہ دختر بیماری کی دور و سکھ سے
دل پہ صدمہ ہی گذرے مجھکو نہیں لیجا سکتا
بیٹی بیچارگی کا گھر ہی میں رہنا اچھا

میں کبھی جاؤں گا احمدؐ کا نواسا ہوں میں | بولی وہ ساتھ نہ حضرت کے اگر جاؤنگی
گودیوں کا شہ والا کی کھلایا ہوں میں | کل کی مرتی ہوئی میں آج ہی مرجاؤنگی

۲۴

جانثاری والے مرے ہیں علی اکبر بھائی
وہ بھی جا پہنچے تو مر جائیں گی یہ ماں جائی
یہ وفادار فدائی بھی ہیں اور شیدائی
میں ہوں بیمار بہت اور یہاں تنہائی

۲۵

ہائے تکبیر بھی مظلوم کو کہنے نہ دیا
کہ بپا اس غم میں سیہ پوش نہیں ہوا واویلا
در و دیوار حرم سے ہی اداسی پیدا
جمع ہو غول سے بیبیاں ہیں سر دوا

باپ سے بھائی سے مادر سے جو چھٹ جاؤنگی
قصد کوفہ کا ہے واں معرکہ آرائی ہے
سر میں اپنا در و دیوار سے ٹکراؤنگی
پیشوائی کو اجل دوڑی ہوئی آئی ہے

۲۶

جب یہ دیکھا کہ بہت روتے ہیں شاہِ عالم
رو کے خاموش ہوئیں حضرت صغرا بہ الم
لے کے رخصت سی روانہ ہوئے سلطانِ امم
وہ سوار اور وہ جلو وہ پیادہ و حشم

۲۷

آئے وارث کی حرم سے جو آج جدا ہوتا ہے
سر عبا آج نبی کا یہ وطن فدا ہوتا ہے
دیدہ تر ہے تر ہر در و سرا ہوتا ہے
نوحوں میں بپا ہوا دیکھئے کیا ہوتا ہے

طیبہ ویراں ہوا مکے میں سواری آئی
دشت از بادِ سموم آتش افروختہ است
اہلِ بطحا نے کہا رحمتِ باری آئی
برق در اول پرواز نفس سوختہ است

۲۴

ہوئی جا بنکی خبر شاہ کی جسدم مشہور
اہل بطحا نے کیا عرض ادب کر کے حضور
ہم جو ہیں کوئی نہیں جسمیں نہیں ہے قصور
خلد ایسے پہنچا بنیکے ایذا وہ ضرور

۲۵

ابن عباس جو تھے ابن عمر ابن زبیر
عرض کرنے لگے سب آئے یہاں ابن زبیر
پہلے یا امر سنا کر کے یہ کچھ تحریر
بھیجی کہ سفر آپکا یہ وقت ہے حج کا آخر

اہل بطحا تو ہیں سب آپ کے شیدا حضرت
عید ہے ساری خدائی تو یہاں آتی ہے
آپکا کوفے کو جانا نہیں اچھا حضرت
چھوڑ کر کعبہ سواری یہ کہاں جاتی ہے

۲۶

سنکے اس بات کو حضرت نے کیا یہ ارشاد
مجھکو لازم ہے سفر ایسی ہی کچھ ہے روداد
سب گواہ ہیں کہ نہیں سمجھے جو مجھپہ افتاد
تو یہیں اہل جفا کی ہیں یہاں جس سے برباد

۲۷

ہے یہ فرمایا کہ لازم نہیں مجھکو تاخیر
ورنہ ہو جاینگی سب دیکھ یہ ہر وہ تدبیر
کیا کہینگے مجھکو فرقے نے صغیر اور کبیر
پیش ہو طالب مرضی خداوند قدیر

شبہ ہو جسکو وہ دریافت یہ روداد کرے
ہے یہ اندیشہ کہ مکے میں نہ قربانی ہو
جا کے پھر خانۂ معبود میں فریاد کرے
حاجیوں کے لئے اسباب پریشانی ہو

۱۴۱

ابن عباس نے کی عرض کہ اے سرور حضور
مجھکو بھی امر کہ آپ کو دل سے ہے منظور
التجا ایک مری مانئے اے شاہ غیور
ہو گر بے ادبی چاہتا ہوں عفو قصور

لیکے سیدانیوں کو ساتھ نہ جاؤ للہ
دشت کی دھوپ سے بچوں کو بچاؤ للہ

۱۴۲

متسلط ہے یزید آج سے دن ایسا ہے
نخوت و جور و جفا جو ہے بڑا ظالم ہے
کوفہ و مصر کی [illegible] مسلم ہے
[illegible] شخص [illegible] ہے

ڈر ہے یہ عہد کو پھر جائیں نہ سارے کوفی
ہو رہے قتل نہ ہو جائیں تمہارے کوفی

۱۴۳

قابل غور ہے اے شاہ یہ بات اپنی
گر بارہ ہزار [illegible] خادم [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] بھی
قتل کرنے [illegible] شخص [illegible] قصد ابھی

۱۴۴

کوفہ جانے سے [illegible] ابن زبیر
یاد رکھئے کہ [illegible] ہے نیز
[illegible] کس طرح [illegible] وہ شخص [illegible]
[illegible] نظر کی نہیں خیر

سبز باغ آپ کو واللہ دکھاتے ہیں لوگ
وہ ہے غدار نہ آنا انہیں اس کے دم میں
کچھ دغا کرنے کو مہمان بلاتے ہیں لوگ
ربط اچھا نہیں روباہ میں اور ضیغم میں

۲۵

میں ابھی جا کی بیعت کیلئے ہوں تیار
وقت آئیگا تو ہو جاؤنگا فدا ہو کے نثار
یہ مرے ساتھ ہیں جو سب ہیں لئے تلوار
سب عرب ہیں یہ سبھی جری ہیں یہ جنگی جرار

۲۶

کہا مسلم نے کہ ہاں عزم سفر جلدی
اب ٹھہر جائیے جب وقت ہو کر جلدی کے
ابن کثیر اور کمال ابن شبیع و سب جلدی
سب مسلح ہو کے اور آمادہ ہوئے جلدی

حرم کعبہ سے جانا نہیں اچھا شاہا | جانب کوفہ چلی جنس شہادت کیلئے
گر ملے گا تو یہیں امن ملے گا شاہا | بیکسی ساتھ ہوئی شہ کی رفاقت کیلئے

۲۷

شہ نے فرمایا سفر میں ہے مناسب جلدی
سر مرا کٹ گا وہاں یہ ہے کہیں نہ ہوئی
دیکھا تھا عالم رویا میں یہ پیمبر کو بھی
ابن عباس نے ابھی کی بابت کی پھر بھی

۲۸

کوفہ میں تھی اندوہ سے فتنہ کی خبر
مسلم بیکس کی شہادت کی خبر
سر ملی ایسے بھی زبیر
وا لیکے ان کا نصر و عقیل آئے بھی خبر
تھی جو اولاد

عقل و ہوش دلِ من در غم آں رو برفت | خون مسلمؑ کا نہ جبتک کہ عوض ہم لینگے
بلکہ جان و دل من در سر آں کوے برفت | اے شہ دیں نہ کہیں آرام ہم دم لینگے

شاہ کو فوج کو روانہ ہوئی اپنی شکل
اور وہ فغاں کے ہمراہ ہوا راہ میں سنگ
ہیں شہ سے سب نہیں ثانی بنی ہاشم
عرض کی روکے ہیں لیکن نہ بہلیں اصغر
اب یہ واپس ہوئے

ہو گا اب جگر وہ درد کا می نوش جہاں
قطرانہ وہ ہی سو جائیگا مدہوش جہاں
نغمہ آہنگا نہ کر دل کی فراموش جہاں
ہے فغاں ان سے بیٹی کا بھی خاموش جہاں

کربلا میں وہ مدینے کے مسافر اترے
ماتم آموز جہاں کے دلِ نالاں ہوں گے
راہیں سب بند تھیں حضرت ہیں آخر اترے
نغمہ ساز و طرب روکش افغاں ہوں گے

یہ وہ ہے عاشور علیؑ و اولیا
ہیں حسینؑ ابن علیؑ آیا
منزلِ مقتل میں شہادت کا زمانہ آیا
وہ مگر رشتۂ شہادت نے لیا
سے شاہ کو
اب لٹا جاتا ہے امت کی جو جانیں شاہ
قتل ہوتی ہے دشت میں

آئے سفاک اعدا کے کربلا کو فریب
نہ ہے صف آرا اب تو آ پہنچیں آسیب
پیارے بیٹے بھائی کو پہنچا یا عمر آسیب
نظر آیا نہ کسی کو فراز اور نشیب
کلمہ اعدا کے اودھر اور ادھر صبر و شکیب

باغ زہرا کا اجڑنے کو ہے کوئی دم میں
چرخ نے ایسا ستم ہائے نہ دیکھا ہوگا
خون روئیگا فلک شہ کے غم و ماتم میں
یہ الم اور یہ غم ہائے نہ دیکھا ہوگا

مصرع

نہ کئے دشمن تھے بانی جفا تھے واللہ
اور سلطان زمن کان وفا تھے واللہ
رفقا شاہ کے سب اہل وفا تھے واللہ
خود زینب و فرزند بھی تیر وفا تھے واللہ

مصرع

ہے یہ سن سال اوپر یہ ہوا پانی بند
آپ بھی تھے جنہیں پیاس لشکر ہے سب سر بند
ابر معبود ہیں کلام و زبان بھی ہے بند
زمین دان پیاس میں پیاس سے سن معرفت بند

بھوک میں پیاس میں کی سب نے وفا حضرت سے
جو ہو خود مالک کوثر سے پیاسا ایسا
نہ کیا خیبت سے شکوہ نہ گلا حضرت سے
ایک قطرے کو ترستا ہے دریا ایسا

مصرع

رہ کے ہوئی کمر ہمت نہ تھی فوج شریر
سیکڑوں ایک طرف تھا سقا اور ستمگار شریر
پہنچے ہیں جنگ میں ہوئی جنگی شمشیر
ہم تھا ہاتھ میں اور لشکر شدہ الا کہ دکھا غوغا

مصرع

سقا میں پہنچا ہو وہ دریا ہیں
پہنچے ثبوت سے دیکھا ہیں
ایک ہی بازو آپ کے شستہ تھی باہیں
آسمان فلک کہ شقی ہیں

آپ نے فوجِ عدو کا جو یہ نقشا دیکھا
تشنگی میں یہ شجاعت ہے سزاوار نہیں
ہو کے مایوس سوئے عرشِ معلیٰ دیکھا
حق پہ لڑتے ہیں شاہی نہیں درکار نہیں

۴۷

روز عاشور بپا ہے کہ ہے روز جزا
ہے سکینہ کی یہ حضرت سے عرض و التجا
قاسم و عون و محمد بھی ہوئے تشنہ شاہا
کیجیے فکر کہ تشنہ ہے ملک سے شاہ والا

تشنہ لب رہتے ہیں سب نام نہیں پانی کا
آج دن آلِ محمدؐ کی ہے قربانی کا

۴۸

کہتی ہیں جا کے لب آب فرات
ایک ہی وقت کا پانی بھی نہ نصیب ہوا ہیہات
پھر لپٹ کے سکینہ سے کہی بات
رنج میں بیٹھی ہیں سب بی بیاں
پیاسی بچی ہے نہیں پانی کا بات

جان اگر اب نہیں رہتی تو نہ رہنے پائے
خون بہ جائے مگر آب نہ بہنے پائے

۴۹

پیاس سے بچی کی جو دیکھا بہت غیر تھا حال
پھر سلطان دو عالم سے یہ پانی کا تھا کال
جب سکینہ نے کیا اپنے لیے پانی کا سوال
ہوئے عباس کو سن کر قلق و رنج و ملال

لیکے مشکیزہ چلے جانب دریائے فرات
قصد کوثر کا بھی اور طالب دریائے فرات

۵۰

حملہ سو بار کیا ملکے ستمگاروں نے
آکے رستہ میں تعاقب کیا اسواروں نے
تیر برسا دیے غازی پہ کمانداروں نے
قطع شانوں کو کیا جلد آکے تلواروں نے

تیر کھاتے رہے چھوڑنے نہ دیا مشکیزہ
کٹ گئے ہاتھ تو دانتوں میں لیا مشکیزہ

۵۱

حیدر کی ہمت چلی تیغ کو منہ میں لیکے
آخر میں وقت بازو کی شنہ جسم و جاں
اسد اللہ کے نور نظر و لخت جگر
ہو گئی ختم وفاداری و ...

۵۲

تن کی علی اکبر کی کہ کھا ہی بیحال
کہ دوبارہ ہو جب عازم میدان قتال
بند تھی زبان پیاس سے صد حیف کمال
مضطرب ہو کے کہا شاہ ہدی پانی کا سوال

راستے میں ہی لعینوں نے کیا کام تمام
منہ میں لے لی شہ والا نے زباں اکبر کی
ہو گیا ہائے ترائی میں وہ ضرغام تمام
ہائے تسکین ہوئی تشنہ دہاں اکبر کی

۵۳

پاس ترائی میں جو اس شیر کو بیجاں پایا
غش کا اندوہ سے بس سبط نبی کو آیا
ہوش آیا تو لب سینہ سے اسے لپٹایا
منہ سے منہ رکھ کے یہ بولے ہو خوشی واویلا

۵۴

آکے دیکھا کہ پیاسا وہ جواں قتل ہوا
پیکلا اصغر کو لیکر وہیں شاہ والا
پیاس سے بچہ بیتاب کے لئے واویلا
دیا پانی ہاں کہ ظلم حلق اصغر کے لگا تیر جفا

آکے سیراب کریں ساقی کوثر تجھ کو
شہ میں اب اور غم و درد ہے حیرانی ہے
مثل جعفر کے زمرد کے بلیں پر تجھ کو
اشک ہیں صورت سیلاب وہ طغیانی ہے

۵۵

پسر ساقیٔ کوثر ہیں یوں تشنہ دہن
اور چھپیں گل کا یہ احوال ہو رب ذوالمنن
نرغۂ اعدا کا مسافر ہے یہ اور دور وطن
ہائے بیکس و مظلوم شہنشاہ زمن
جسکی نانا کی خدائی تھی وہ نادار ہے آج
ظلم میں اپنے غلاموں کے گرفتار ہے آج

۵۶

اب شہ دیں کی شہادت کی ہے نزدیک خبر
صبر کی تاب کہاں سینہ پہ رکھوں پتھر
مضطرب دل ہے تو لو تیغکو میری گردن پر
ہے غضب جیتے نہیں زندہ ہے اب تک جگر
ہائے فرزند پیمبر کی شہادت ہوگی
کربلا حشر کا میداں ہے قیامت ہوگی

۵۷

اپنی جان کے ہیں ایک اور خریدار سبھی
ایک بے پر ہیں حسین اور ستمگار سبھی
کوئی غمخوار نہیں جمع ہیں خونخوار سبھی
سب ہیں وہ تیغ زن و برچھی و ہتھیار سبھی
عارفو وحدت و کثرت کا تماشا دیکھو
سب کے سب ایکطرف آپ ہیں تنہا دیکھو

۵۸

فوج شامی کی فوجوں کی وہ انبوہ کثیر
جنکے ہاتھوں میں ہیں تیغ و تبر و نیزہ و تیر
شاہ سے لشکر ستمگار کی ہے کی نظر
ہیچ ہے فوج پہ شبیر اودے لشکر سی
جو موحد ہیں وہ ڈرتے ہیں کہیں کثرت سے
خود میں خواہاں ہوں شہادت ہو کسی صورت سے

۵۹

کیا نہیں جانتا حیدر کا پسر ہوں اے شمر
اور میں بخت دل حیدر شبیر ہوں اے شمر
حضرت فاطمہؑ کا نور نظر ہوں اے شمر
برج میں یک شمشیر دو سر ہوں اے شمر
تیری اس فوج کی اور تیری حقیقت کیا ہے
سامنے طالبؑ حیدر کے یہ کثرت کیا ہے

۶۱

کارجاں کس طرح ہوش لعینو ستمگر کی
ہے جو اس لیا ہوا شمر کہ جنہیں دیکھے
پسر سعد کا وہ سینہ تھا اور کے یار
دل میں کہتا تھا کہ ہم آج جان چلے جاتے ہیں
رن میں کیوں آیا ہوا ہائے یہ کیسا انجام
زندگی ہو چکی اب موت ہے اپنا انجام

۶۰

کہہ کے یہ بیان حضرت نے نکالی تلوار
دمن ماری جس طرح بجلی گرے اشرار
ہو گیا تیمہ لعین کا نب گئی سب اشرار
دی صدا نصرت و اقبال نے دشمن انار
یہ یقیں ہو گیا تھا سب کو کہ شامت آئی
ہو گیا حشر بپا رن میں قیامت آئی

۶۲

جانتا تھا کہ کہیں جان بچا کر جائے
منتظر تھا کسی طرح سے موقع پائے
سمجھ سوت کو گھر کو بلا لے آئے
تھا سے اس طرح کہ جہنم کبھی کھلائے
بسکہ نامرد تھا بودا تھا بہت ڈرتا تھا
موت کے نام سے بے موت شقی مرتا تھا

۴۴

ابتدا جنبش کی شمشیر نے کی اول زخم
تیغ کا وار کیا آگے نے نکلے سر تیغ
شمر نے حملہ کیا ہوا لشکر اعدا زیر جب
شمر نے حملے سے اجل بھی تھی جاں ضائع

صف کی صف کو دم شمشیر نے کیا صاف کیا
اِک پری تھی کہ عمل قاف سے تا قاف کیا

۴۵

لو ہوا قہر وہ تیغ زنی دی جا چلی
سر اٹھائی کو ہوئے وہ جانب ہمراہ چلی
دیکھو سایہ کی طرح موت بھی ہمراہ چلی
دیکھنا حال قیامت کی وہ ناگاہ چلی

خیرہ کرتی ہے نگاہوں کو چمک ایسی ہے
کس جہنم کا ہے شعلہ کہ لپک ایسی ہے

۴۶

چمک ایسی ہے کہ سر سے خسر بتیا ہوتا ہے
تن سے سر تو سر سے تن ہی جدا ہوتا ہے
چال ایسی ہے کہ دشمن بھی فدا ہوتا ہے
سامنے عدو دیکھے کیا ہوتا ہے

تیغ ہے یہ کہ اجل بن کے پری آتی ہے
جان لینے کی اسی عشوہ گری آتی ہے

۴۷

اس نے جب آگ لگا دی تو بجھائی نہ بنی
سر اڑا دی تو اٹھائی نہ بنی
صف کی دیوار گرا دی تو تھامی نہ بنی
کھینچ اوالی نہ بنی جب بات بنائی نہ بنی

شور ہے رن میں کہ یہ تیغ ہے یا بجلی ہے
یا پری ہے کہ پئے جلوہ گری نکلی ہے

۴۷

جب لئے سر نذر دیا تیغ کو سرباز ہوا
حلقۂ اہلِ جہنم میں وہ ممتاز ہوا
اُڑ گیا جس کا سر جس سے سرافراز ہوا
سر کیا پھینکنے نہ عدو اب بھی گرا اعجاز ہوا

روح کہتی تھی کہ دنیائے پر آفت کو سلام
اور سر کٹ کے کیا کرتا تھا حضرت کو سلام

۴۸

عرصۂ حشر سے کچھ کم نہ تھا سارا جنگل
خون سیلاں میں بڑھا تھا کہ بہی تھی جل تھل
سرِ دشمن پہ جو چمکی تھی وہ برقِ اجل
سر کٹے یا کوئی آتا تھا وہ سر کے بل

رقصِ بسمل کا تماشا تھا لڑائی کیا تھی
تیغ کیا تیغ تھی ہاتھوں کی صفائی کیا تھی

۴۹

تیغ جب دیدۂ جوہر سے نظر کرتی تھی
صف بصف زیر و زبر کرتی تھی
شب یا تھیں جو کہ سحر کرتی تھی
قلب میں جا کے جو اس سے سفر کرتی تھی
جان مقتول کی اس سے سفر کرتی تھی

دیکھ کر تیغ کو دم انکے نکل جاتے تھے
رستم و سام بھی گر ہوں تو دہل جاتے تھے

۵۰

موت نے گھاٹ کا اعدا کو پلایا پانی
آ گئی تھی نہ نظر کو فانی
تیغ کی موج میں بھی آئی وہاں طغیانی
سر بھی تن سے وہ فنا کی تھی آسانی

تیغ کے گھاٹ پہ آفت میں عدو آتے تھے
سر نظر شکلِ حبابِ لبِ جو آتے تھے

۸۱

ان میں شقیونکا بہ حسرت رکہا تھا انبار
مرنے آئے تھے یہاں چھوڑ کے ظالم گھربار
اس طرح سے وہ مسلمان تھے سب اور دیندار
تشنۂ خوں ہوں جنہیں بھیجے ہے ان نار

نار دوزخ کی طرف جانے کی تیاری ہے
کیفرِ ظلم ہے پاداش جفاکاری ہے

۸۲

سیکڑوں مرتبہ کچھا ہے ساری ظلمہ
کرکے تیغ سے دم نے کیا سبکو بیدم
ہو گئے صاف پرا جب کئی حملے پیہم
یہی بھاگے گر بھی ظالم شقی پر ستم

زد پہ جو آگیا وہ جانب دوزخ پہنچا
جو بچا بھاگ کے وہ سیکڑوں فرسخ پہنچا

۸۳

شکل تلوار نہ تھی صاعقۂ طور ستم
ایک شعلہ سے ہزاروں کی ہوئی سوئے عدم
انتظام صف اعدا ہوا درہم برہم
تھمے گھبرا کے یہ کہتا تھا کہ کیجے رحم

حاکم شام کو یہ جو گذر جائیگا
ہے غضب اور بھی وہ غیظ میں بھر جائیگا

۸۴

حشر کی ہول وہ حسب و خیز
الحذر الحذر ہے بولے لئے راہ گریز
نیند بھی بھاگ گئی وا ہو لی ہنگام ستیز
قصد سر ٹھ کے لیا تا ہے کا نہیں

پتلیاں جھاڑ کے جس وقت وہ اڑ جاتا ہے
مردمک دیدۂ گردوں کی نظر آتا ہے

شعر

دیکھ کر تیزی سبک کی حیراں ہیں بتاں
سرکش شبدیز سے رہوار کو نسبت ہیں دل
اس کی تیزی میں ہیں فسوں
وہ ہے یہ ترکیب نہیں گھوڑا یا یہ چھلاوہ ہو
میل سے ہے بڑا کھول

شعر

جو وہ تیزی سے گھبرا کر دیکھے تو ہوں سرنگوں غزال
اور تنومی وہ سنبل جو بکھر سوسن کی مثال
خم وہ گردن کا ہے جیسے بجلی کہ ہے ہلال
بانکپن پامال جو نہ جیسا تیرا وہ چال

کیسا چالاک فرس کیسا ہی طرار فرس
باتیں کرتا ہی ہوا سے دم رفتار فرس

برق کی طرح چمک کر وہ جدھر جاتا تھا
فوج اشرار کو پامال بھی کر جاتا تھا

شعر

حملہ کرنے میں یہ رہوار ہی ضیغم سے زیادہ
اور قوت میں جو بچھو تو ہے رستم سے زیادہ
حسن و شان میں ہے رخش واقعہ رستم سے زیادہ
تھا قدم اس کا سبک بھی تیز شبنم سے زیادہ

شعر

ناگہاں حکم قضا آگیا شبیر کو یاد
اپنے رو کر لیا ہاتھ رہے اہل عناد
نفس نے اپنے تھا شاہ کو منظور جہاد
ہونے والا تھا بکھرا فاطمہ کا گھر برباد

برق کی طرح ہوا میں وہ ثنا کرتا ہے
سینے طاؤس قیامت کی ادا کرتا ہے

کام تسلیم و رضا تھا نہ جفا تھی منظور
راہ میں حق کے انہیں صرف وفا تھی منظور

٧٩

مضطر اب جو ہوئے بہت پیاس کی شدت سے امام
طلبِ آب کبھی بھی لب پہ [illegible] کلام
جانتی ہو کہ حسین ابنِ علی ہے مرا نام
دیکھو [illegible] لگے کہنے [illegible]
میرے نانا کی شفاعت کے طلبگار بھی ہو
درپئے قتل مرے درپئے آزار بھی ہو

٨٠

شاہ فریاد بھی کرتے تھے میداں میں کبھی
لیکے تیغ و تبر و تیر شقی دوڑ آئے
دور سے وار وہ کرنے لگے [illegible]
[illegible]
بیچ میں آپ تھے اور چار طرف قاتل تھے
نرغہ خونخواروں کا تھا اور شہِ عادل تھے

٨١

ہو گئے تیروں سے [illegible] سرتابقدم [illegible]
[illegible] سینہ میں برچھی کی انی
[illegible]
[illegible]
جلتی ریتی پہ گرے شاہِ ہدیٰ گھوڑے سے
ساتھ ہی شمر لعیں کود پڑا گھوڑے سے

٨٢

منہ سے [illegible] ہوئے چھالے یہ دیکھا جب وہ لعیں
[illegible] ہوئے [illegible] عرشِ بریں
تیغ [illegible] تھرا گئی مقتل کی زمیں
[illegible] تھا اس کے ہاتھ تھا اللعیں
شہ نے ظالم سے کئی مرتبہ مانگا پانی
نہ دیا ہائے ستمگر نے ذرا سا پانی

۸۴

ڈھوپ ہے تیز زمیں گرم ہے ہوا سوزاں
سینے پہ بیٹھا ہے جلاد کا وہ بار گراں
زخم وہ [illegible] سے نکل آئی لال زباں
سینہ جسوقت دبا [illegible] خنجر ہے رواں
سوکھے حلقوم پہ [illegible]

پھیرتے ہیں جو زباں کو تشنہ والا لب پر
شکر کرتے ہیں شکایت نہیں اصلا لب پر

۸۵

دن دہاڑے نہ ہوا کوئی گھر ایسا تاراج
جس طرح سے کہ ہوا خانۂ زہرا تاراج
[illegible] ہے کیا تاراج
ہو سکا [illegible] کس طرح خیام شہ والا تاراج

ہو گئے حیف حسینؑ ابن علیؑ آج شہید
اہلبیت نبوی کا ہوا سرتاج شہید

۸۶

شور ہے فوج میں یہ ہو گئے قتل امام
آگ خیمہ میں لگا دی کہ مچا ہے کہرام
اہلبیت شہ والا ہیں اسیر آلام
سر پہ چادر ہے کسی کے نہ ہے پوشش تمام

کوئی گھر آجتک اس طرح نہ تاراج ہوا
خاتمہ پنجتن پاک کا حیف آج ہوا

۸۷

نوحہ جبریل کا ہے کہ رہ خدا قتل ہوا
جسکو سب روتے ہیں وہ مرد خدا قتل ہوا
ہے یہ آواز کہ وہ فعال [illegible] مرا قتل ہوا
شور اندوہ میں ہے کہ شاہ دوسرا قتل ہوا

لٹ گئی فاطمہؑ کی آج کمائی لوگو
ہم لٹے جاتے ہیں جنگل میں دہائی لوگو

۸۷

رکھ لے سر اُسکا نیزے پہ چلا شمرِ لعین
خوش تھا دل میں کہ پیا نیزہ پہ سر اسکا نجیب
نعش پہ گھری ہوئی وہ خونِ آلودہ جیب
اور دربدر کو ہوئی زینب ہے بلا میں ہیں سب

۸۹

رکھا دینِ نبی کو نانا کے چلانے والے
اور طوفان سے سفینے کو بچانے والے
پار منجدھار سے کشتی کو لگانے والے
دین پہ سب اپنا گھر بار لٹانے والے

روکے کہتی تھیں کہ حاصل یہ عروج آج ہوا	مرحبا سید مکی مدنی العربی
سر جو نیزے پہ چڑھا رتبۂ معراج ہوا	دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

۸۸

ظلم کس کس کا سہا صبر نہ چھوڑا شہ نے
راہ سے حق کی نہ منہ کو نہ موڑا شہ نے
حق کا رشتہ کبھی باطل سے نہ جوڑا شہ نے
حق تو یہ ہے کہ کسی نفس کو توڑا شہ نے

۹۰

آج اولادِ نبی سے ہے گھر شادی
آلِ ہاشم کی تباہی ہوئی اور بربادی
ہے یہی مرضی ہوئی نہ اب آبادی
وا درسی کو ہوئی غربت میں نہ وہ ہادی

یہی باعث تھا کہ باقی رہا دینِ اسلام	مگر افسوس نہ سمجھے کہ مشیت کیا ہے
کیا جلایا گیا اس خوں سے نگینِ اسلام	اس میں کیا راز قضا ہے حقیقت کیا ہے

اول

ثنا و طاقت نہیں اب مجھ میں کہ کروں اول بیاں
زندہ رہو یادگار اے بنت زہرا بہ فغاں
جب سے کوچ حسین اور درد ابھی بیاں
ختم ہے زور بھی اکھیاں بہ چشم گریاں

دوم

مومنو صدق عقیدت سے بصد شوق درود
جا ہے ایک بڑی پہر کرو ذکر خدا اے معبود
شاہ کہ ہم سب بھی خداوند جہاں ہو تو شنود
اور دعا ہے یہ ہمہ سب بھی برآئیں مقصود

عالم اس قصۂ پرسوز کا پروانہ ہے
صبر ایوب کا مذکور اک افسانہ ہے

صدقہ میں پنجتن پاک کے ہم شاد رہیں
عاقبت خیر ہو دنیا میں ہم آباد رہیں

رباعی

معلوم ہوئے علی سے اسرار خدا
اور سر نہان قاب قوسین کھلا
اے شاہ دیں سا کوئی بھی حل ہو نہ سکا
اللہ علی ہے یا علی ہے مولا

رسالہ ذخیرہ

عروس البلاد دکن سے نہایت آب و تاب کیساتھ ماہوار شایع ہوتا ہے معلومات
مفیدہ کا مخزن اور اردو کا سرگرم معاون ہے ملک کے مستند مشاہیر
اس کو دلچسپ بنانے میں ہمہ تن مصروف ہیں باوجود ان
خوبیوں کے عام قیمت سالانہ (للعہ) ہے۔ نمونہ منگا کر دیکھئے د
سات آنے کا خرچ ہے۔ نمونہ مفت نہیں ملتا۔

ذخیرہ پریس

میں ہر قسم کا کام نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی اور بپابندی اوقات چھاپکر دیا جاتا ہے

ایک مرتبہ کوئی کام لیکر آزمایش کیجیے

اگر آپ ذخیرہ پریس کے گرویدہ نہ ہو جائیں تو ہمارا ذمہ۔

المشتہر
مینیجر رسالہ ذخیرہ اندرون چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

نمبر طبع (۹۲)